سوال

(378) اپنی جائیداد وقف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی ایک جائداد مصرف خیر میں وقف کی اور اس کے انتظام صرف کی بابت واجب العرض مصدقہ بندوبست میں اور وصیت نامہ میں حسب ذیل شرائط کیں اور واجب العرض وثیقہ موخر ہے جو حیات واقف میں تحریر ہوا۔

"شرط واجب العرض مصدقہ بندوبست میں"

بالفعل میں زید اس موضع کا مہتمم ہوں میرے اختیار سے آمدنی مصرف خیر میں صرف ہوتی رہے گی اور بعد فوت مہتمم کے مہتمم کی اولاد سے جو شخص از قسم ذکور لائق ہو وہ مہتمم مقرر ہو کر کرنسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن آمدنی صرف کرتا رہے گا مگر کسی مہتمم کو اختیار انتقال جائداد کا نہ ہوگا اگر کوئی مہتمم براہ بددیانتی یا بے ایمانی آمدنی اس کی مصرف خیر میں صرف نہ کرے تو وہ بثبوت امور مذکورہ لائق موقوفی متصور ہو کر سرکار کو اختیار ہے کہ جس شخص کو لائق اور مناسب خاندان سے سمجھے مہتمم مقرر کرے۔

"شرط وصیت نامہ"

اقرار یہ ہے کہ میں تاحیات اپنی آمدنی وپیداوار مواضعات مذکورہ کو اپنے ہاتھ اور اختیار سے حسبتاً اللہ صرف کرتا رہوں گا اور بعد میرے میری اولاد سے ایک از قسم ذکور جو لائق ہو نسلاً و بطناً بعد بطن حسب دستور طریقہ مستعملہ مجھ گنہگار کے صرف کرتا رہے مگر اختیار انتقال جائیداد کا نہ ہوگا اور نہ حقیت لائق توریث ہوگی۔

چنانچہ بعد وفات زید، زید کا ایک بڑا بیٹا خالد جو لائق سمجھا گیا مہتمم مقرر ہو کر بائیس برس تک منتظم رہا۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد وفات خالد، خالد کا بڑا بیٹا جو لائق ہے اور جنٹ صاحب بہادر اور صاحب کلکٹر بہادر اور صاحب کمشنر بہادر نے بموجب واجب العرض وثیقہ ثانی واقف مہتمم بنایا اور دیگر اولاد واقف پر ترجیح دی اور پانچ سال سے وقف کا کام دیانت سے انجام دے رہا ہے۔ وہ یا خالد کا حقیقی یا سوتیلا بھائی حسب مضمون واجب العرض ووصیت نامہ بالا و نیز شرعاً ان میں سے کون متولی ہونا چاہیے اور مخفی نہ رہے کہ خالد کے سوتیلے بھائی نے خالد کے مہتمم ہونے کے وقت بھی مقدمات اپنی تولیت کی بابت دائر کیے تھے اور اب پانچ سال سے اپنی تولیت کے واسطے استقرار حق کے دعوے کر رکھے ہیں کیا جو شخص مستحق کے مقابلے میں متمنی تولیت ہو وہ متولی ہو سکتا ہے یا نہیں اور خالد کا بیٹا جس کو حکام نے متولی بنایا ہے اس کی معزولی بلاخیانت کے ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خالد کا بھائی خواہ حقیقی ہو یا سوتیلا زید کی اولاد بلاوسطہ ہے اور خالد کا بیٹا بھی گو زید کی اولاد ہے مگر وہ زید کی اولاد بواسطہ ہے کیونکہ زید کے بیٹے کا بیٹا ہے یعنی زید کا پوتا ہے اور اولاد بلا واسطہ کو اولاد بواسطہ پر ترجیح ہے پس خالد کے بھائی کو خالد کے بیٹے پر ترجیح ہے لیکن چونکہ تولیت وقف میں یہ شرط ہے کہ متولی وقف وہ شخص انتخاب کیا جائے جو تولیت کی لیاقت رکھتا ہو۔ یعنی وہ شخص امانت دار ہو۔ امانت داری کے ساتھ امور وقف کی انجام دہی پر خود یا بذریعہ اپنے نائب کے پورے طور سے قادر ہو لہذا صورت سوال میں اگر خالد کا بھائی تولیت وقف کی لیاقت رکھتا ہے تو اس کو خالد کے بیٹے پر ترجیح ہے اگر خالد کا بھائی تولیت وقف کی لیاقت نہیں رکھتا خواہ اس وجہ سے کہ امانت دار نہیں یا اس وجہ سے کہ امور وقف کی انجام دہی پر پورے طور سے قادر نہیں ہے تو اس صورت میں اگر خالد کا بیٹا تولیت لیاقت رکھتا ہے تو وہی متولی منتخب ہو سکتا ہے پس اس صورت میں حکام نے خالد کے بیٹے کو بوجہ اس کی لیاقت کے متولی منتخب کیا ہے تو اب اس کی معزولی بلا سبب موجب نہیں ہو سکتی اور جو شخص متمنی یعنی طالب تولیت ہو وہ متولی نہیں ہو سکتا۔ رد المختار حاشیہ در مختار (437/3چھاپہ مصری) میں ہے۔

"فی الاختیار شرح المختار : لو قال : علی اولادي یدخل البطون کلھا لعموم اسم الاولاد لکن یقدم البطن الاول فاذا انقرض فالثانی"

(الاختیار شرح المختار میں ہے اگر وہ (وقف کرنے والا) کہے کہ میری اولاد پر (یہ مال وقف ہے) تو اس میں تمام بطون اور قبائل داخل ہوں گے کیونکہ اسم اولاد عام ہے لیکن پہلا بطن مقدم ہو گا اور پہلے بچّن کے ختم ہونے کی صورت میں دوسرے بطن کی باری آئے گی) ایضاً (385/3) میں ہے۔

"فی الاسعاف : ولا یولی الا امین قادر بنفسه او بنائبه لان الولایة مقیدة بشرط النظر ولیس من النظر تولیة الخائن لانه یخل بالمقصود وکذا تولیة العاجز لان المقصود لا یحصل به"

(الاسعاف میں ہے کہ (وقف کی) ولایت اسی کو سونپی جائے جو امانت دار ہو اور از خود یا کسی نائب کے ساتھ اس پر قادر ہو کیوں کہ ولایت نظر و فکر کی شرط کے ساتھ مقید ہے جب کہ خائن کی تولیت میں نظر و فکر کی صلاحیت نہیں ہوتی کیوں کہ یہ (خیانت) مقصود کو پورا کرنے میں خلل انداز ہوتی ہے ایسے ہی عاجز آدمی کی تولیت ہے کیونکہ اس سے بھی مقصود حاصل نہیں ہوتا ہے) ایضاً (386/3) میں ہے۔

"من جامع الفصولین : اذا کان للوقف متول من جهة الواقف او من جهة غیره من القضاة لا یملک القاضی نصب متول آخر بلا سبب موجب لذلک وھو ظھور الخیانة او شئی آخر"

(جامع الفصولین سے (نقل کیا گیا) ہے کہ جب وقف کرنے والے کی طرف سے یا اس کے علاوہ قضاۃ میں سے کسی کی طرف سے وقف پر کوئی نگران و سرپرست مقرر ہو تو قاضی کو اس بات کا حق نہیں کہ وہ کسی ایسے سبب کے بغیر کوئی اور نگران متعین کرے جو سبب اس تبدیلی کا موجب ہو جیسے خیانت کا ظاہر ہونا یا اس طرح کی کوئی اور چیز)

فتاوی عالمگیری (219/3چھاپہ مصطفائی) میں ہے "الصالح للنظر من لم یسأل الولایة للوقف" (ولایت کے لیے پسندیدہ شخص وہ ہے جس نے وقف کی ولایت و نگرانی کا نہ مطالبہ کیا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الوقف، صفحہ: 592